انوارِ شریعت
سُنّی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاوٰی

حصہ اوّل — تا — ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

۸۰/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ـــــــــــــــــــ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ـــــــــــــــــــ ایک ہزار

ناشر ـــــــــــــــــــ سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ـــــــــــــــــــ دین محمدی پریس لاہور

کتابت ـــــــــــــــــــ غلام سرور قادری رضوی

قیمت ـــــــــــــــــــ سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

قطعاً کوئی مناسبت کہ وہاں مقصود ایصال ثواب ہے نہ تقرب کما ھو الظاھر اب ثابت ہو گیا کہ عبارت درمختار تفاسیر کے بالکل مطابق ہے۔ اور مخالفین کے مدعائے باطل کو اس سے کچھ فائدہ نہیں پہنچتا۔ واللّٰہ سبحانہ تعالیٰ اعلم وعلمہ عز اسمہٗ اتقن واحکم۔

کتبہ العبد المعتصم بحبلہ المتین محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین۔

سنیوں کی مساجد میں غیر مقلد وہابی وغیرہ کے نماز پڑھنے کے متعلق

فتویٰ

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں

(۱): مسجد اہل سنت وجماعت میں حنفی امام کے پیچھے وہابی نماز پڑھتے ہیں اور آمین بالجہر کہتے ہیں۔ ان کو منع کرنے سے زیادہ فساد ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ خدا خانہ ہے آپ کو کوئی حق روکنے کا نہیں ہے۔ ہم لوگ آمین بالجہر ضرور کہیں گے۔ ایسی حالت میں ان کو آمین بالجہر کہنے سے ان کو روکا جاوے اور نہ ماننے پر مسجد میں آنے سے منع کیا جاوے تو کیا خلاف مسئلہ ہو گا؟

(۲): اگر وہابی لوگ مسجد مذکور میں بعد ممانعت کے حنفی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور اپنی جماعت علیحدہ قائم کر کے آمین بالجہر بالاعلان کہیں تو کیا ان کو وہ جماعت قائم کرنے دی جائیگی؟ یا وہ اگر جماعت قائم کر کے نیت باندھ چکے ہوں اور آمین بالجہر بالاعلان کہہ رہے ہوں۔ تو ایسی حالت میں کیا کرنا ہو گا؟ کیونکہ ہر وقت ایسے واقعات سے بلوہ کا اندیشہ ہے۔ اور وہ لوگ آمادۂ فساد ہیں۔ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔

الجواب بعون الکریم الوہاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم

اہلسنت کی مسجد صرف اہلسنت کے لئے ہے۔ کوئی رافضی۔ خارجی۔ وہابی بدمذہب اس میں دخیل نہیں ہو سکتا۔ واقف کا وقف خواہ مسجد ہو یا مدرسہ اس میں بدمذہب کو دخل نہیں پہنچتا۔ ردالمحتار میں ہے کمدرسۃ موقوفۃ علی الحنفیۃ مثلاً لا یملک احداً ان یجعلہا لاھل مذھب آخر۔ مذہب حق مذہب اہلسنت ہے باقی سب فرقے گمراہ اور ناری ہیں۔ یہی صراط مستقیم ہے۔ یہی طریق مسلمین ہے۔ اس پر قائم رہنے کا شرع مطہر نے حکم فرمایا۔ اسکے چھوڑنے والے کے حق میں وعیدیں وارد ہوئیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوا وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ

نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ (ترجمہ) اور جو مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اسکے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی ۔ اس آیت کریمہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے طریقہ کا اتباع لازم اور اسکی مخالفت حرام ہے۔ تفسیر مدارک میں ہے ای السبیل الذی هم علیه من الدین الحنفی وهو دلیل علی ان الاجماع حجة لا تجوز مخالفتها کما لا تجوز مخالفة الکتاب والسنة لان الله تعالیٰ جمع بین اتباع غیر سبیل المؤمنین وبین مشاقة الرسول فی الشرط وجعل جزاءه الوعید الشدید فکان اتباعهم واجباً کموالاة الرسول ۔

تفسیر خازن میں ہے وذٰلک لان اتباع غیر سبیل المؤمنین وهو مفارقة الجماعة حرام فوجب ان یکون اتباع سبیل المؤمنین جماعتهم واجباً۔ تفسیر احمدی میں ہے ویتبع غیر سبیل المؤمنین من عمل او اعتقاد اور اسی میں ہے هٰذه الاٰیة هی التی تدل علی ان الاجماع کالکتاب والسنة اسی میں ہے الاٰیة تدل علی حرمة مخالفة الاجماع نیز اسی میں ہے واذا کان اتباع غیر سبیلهم محرماً کان اتباع سبیلهم ممن عرف سبیلهم اتباع غیر سبیلهم هٰذا اللفظ فعلم ان اتباع سبیل المؤمنین ای ما علیه المؤمنین باجمعهم واجب، وذٰلک سمی بالاجماع فیکون حجة قطعیة یکفر جاحده کالکتاب والسنة المتواترة ۔

ان عبارات سے ظاہر ہے کہ اعمال و عقائد میں طریق مسلمین کا اتباع واجب مخالفت ناجائز مستوجب وعید شدید اور جماعت مسلمین سے مفارقت حرام اور جس امر پر مسلمان متفق ہوں وہ واجب۔ اسی کو اجماع کہتے ہیں۔ وہ حجۃ قطعیہ ہے کہ اسکا منکر کتاب و سنت کے منکر کی طرح بے دین ہے یہ مضمون بکثرت نصوص سے ثابت ہے۔ حدیث شریف میں ہے اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار یعنی بڑی جماعت کا اتباع کرو کیونکہ جو اس سے جدا ہوا جہنم میں ڈالا جائے گا۔ دوسری حدیث میں ارشاد ہوا ان الله لا یجمع امتی علی ضلالة وید الله علی الجماعة یعنی اللہ تعالےٰ نے میری امت کو گمراہی پر جمع نہ فرمائیگا ۔

جماعت پر خدا کا ہاتھ ہے۔ اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ جس امر پر امت متفق ہو وہ باطل نہیں ہو سکتا کہ اس امت مرحومہ کا خدا نگہبان ہے۔ وَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا۔ ان ادلہ شرعیہ سے ثابت ہے کہ صراط مستقیم مسلمانوں کی راہ ہے جس پر وہ عامل ہوں۔ اور جو اس راہ سے جدا ہو جہنمی گمراہ بیدین ہے۔ اور ظاہر ہے کہ تمام مسلمان تقلید شخصی کرتے ہیں۔ اور صدہا سال اس پر عمل کرتے گذر گئے تو اس پر مسلمانوں کا اجماع ہوا۔ اور اسکا ماننا بحکم خدا و رسول واجب و لازم ۔

تفسیر احمدی میں ہے قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للاربع یعنی اس پر اجماع ہو چکا کہ فقط آئمہ اربعہ ہی کا باہمی اتباع جائز ہے۔ نیز اسی میں ہے وینبغی ان یکون التقلید منحصرا المذھب معین خاصۃ یعنی ضروری ہے کہ تقلید بالخصوص مذہب معین میں منحصر ہو۔ اور اسی میں ہے ولھذا قالوا بضلالۃ فوق الاھواء من المعتزلۃ و الروافض والخوارج وغیرھم وبتعیین الحق فی مذھب اھل السنۃ والجماعۃ۔ یعنی اسی سے اہل ہوا فرقوں کی ضلالت کے قائل ہیں خواہ وہ معتزلہ ہوں یا روافض یا خوارج انکے سوا اور کوئی ۔

اشباہ میں ہے وما خالف الائمۃ الاربعۃ مخالف الاجماع قد صرح فی التحریر ان الاجماع انعقد علی عدم العمل بمذھب المخالف للاربعۃ لانضباط مذاھبھم و کثرۃ اتباعھم۔ یعنی جو قول یا حکم آئمہ اربعہ کے مخالف ہو وہ اجماع کے مخالف ہے۔ امام ابن ہمام نے تحریر میں تصریح فرمائی کہ آئمہ اربعہ کے مخالف مذہب پر عمل ناجائز ہونے پر اجماع منعقد ہو چکا کیونکہ ان کے مذاہب منضبط ہیں اور سواد اعظم ان کا اتباع کرتی ہے ۔

اب بحمد اللہ تعالےٰ خوب پایۂ ثبوت کو پہنچا کہ حق مذہب اہل سنت وجماعت ہے اور وہ آئمہ اربعہ کے مقلدین میں منحصر۔ اور تقلید شخصی پر اجماع منعقد۔ لاجرم اسکا منکر اجماع کا منکر گمراہ بے دین بندۂ ہوا ہے۔ انکو مسجد میں آنے دینا تو کیا جائز ہو سکتا ہے۔ غیر مسجد میں بھی ان کے ساتھ مصاحبت و ہمنشینی جائز نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔ تفسیر احمدی میں اسی آیۂ مبارکہ کے تحت میں فرمایا ان القوم الظلمین ھم المبتدع والفاسق والکافر والقعود مع کلھم ممتنع یعنی قوم ظالمین میں اہل بدعت اور فاسق و کافر سب داخل ہیں۔ ان سب کے ساتھ قعود ممنوع ہے۔ اور بکثرت احادیث ان فرق باطلہ کے ساتھ مجالست و مخالطت کے ممنوع ہونے میں وارد ہوئی ہیں اور مسلمانوں کو ان سے علیحدہ رہنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ حدیث شریف میں ہے ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم اپنے آپ کو ان سے بچاؤ اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور فتنہ میں نہ ڈالدیں جب ان گمراہ قوموں سے بچنا اور انہیں اپنے سے دور کرنا لازم ہے تو اہلسنت کے لئے اپنی مساجد میں انہیں آنے دینا کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ علاوہ بریں مساجد کی حرمت یہ ہے کہ فتنہ سے ان کو بچایا جائے۔ اور ان لوگوں کا مسجد میں آنا یقیناً باعث فتنہ ہے۔ جہاں یہ مسجد میں آئے فتنہ انگیزی شروع کی۔ سینکڑوں جگہ مار پیٹ ہوئی ہے۔ مقدمہ بازی تک نوبتیں پہنچی ہیں ۔

حموی شرح اشباہ میں ہے ومنھا ما یترتب علی ذلک فی کثیر من المساجد من اجتماع الصبیان واھل البطالۃ ولعبھم ورفع اصواتھم وامتھانھم بالمساجد وانتھاک حرمتھا وحصول الاوساخ فیھا وغیر

ذٰلك من مقاصد التی یجب صیانة المسجد عنها۔ تو اہلِ اہواجن کے آنے سے فساد کا قوی اندیشہ ہے انہیں
مسجد میں آنے کی اجازت دینا کسطرح جائز ہو سکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اہلسنت کی مسجد میں وہابی وغیر مقلد کو کوئی حق نہیں
اسکے آنے سے فساد ہے۔ اور فساد سے مسجد کو بچانا واجب۔ نیز اسکی صحبت مسلمانوں کے لئے جائز نہیں۔ علاوہ ان
سب کے اُسکا آنا اور غیر مقلدانہ حرکات مسلمانوں کے لئے ایذاء ہے۔ اور جس سے ایذاء ہو اسکو مسجد سے روکنے کا مسلمانوں
کو حق ہے۔ ردالمحتار میں ہے والحق بالحدیث کل من اذی الناس بنفسه ولسانه وبه یفتی ابن عمر وهو
اصل فی نفی کل ما یناذی به۔ لہٰذا مسلمان غیر مقلدین کو اپنی مسجد میں نہ آنے دیں وہ نہ مانیں تو قانونی طور پر انہیں رکوا دیں
واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم وعلمه عزاسمه اتقن واحکم ۔ کتبہٗ محمد نعیم الدین عفاعنہ المعین۔

قادیانی و بہائی کے ساتھ سُنّیہ کے نکاح کا حکم

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص پہلے قادیانی تھا۔ اب قادیانی ہونے
سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں بہائی ہوں یعنی بہاء اللہ کا معتقد اور اسکے مذہب پر ہوں۔ بہاء اللہ وہ شخص ہے
جسکی نسبت اخبار وغیرہ میں لکھا ہے اور بہت مشہور ہے کہ وہ مدعی نبوت تھا۔ جسکا زمانہ عنقریب گذرا ہے۔ دریافت
طلب یہ امر ہے کہ مسلمہ سُنّیہ حنفیہ سیدانی لڑکی کا نکاح شخص مذکور سے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم۔ قادیانی مرزا کی
نبوت کا قائل۔ ختم نبوت کے معنیٔ متواتر کا منکر ہے اور وہ اسوجہ سے کافر ہے۔ اب اگر بہائی ہوگیا تو اسوجہ سے
اسکا کفر اٹھ نہ گیا جب تک کہ وہ اپنے کفر سے توبہ نہ کرے اور ختم نبوت کے معنی متواتر کو تسلیم نہ کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی نبوت کے بعد کسی نبی جدید کے آنے کے خیال سے تائب نہ ہو۔ اور تمام کفریات سے بیزاری کرکے ازسرِ نو
اسلام نہ لائے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ بہائی ہو جانا اس کفر سے پاک نہیں کر دیتا۔ بلکہ اب بھی وہ گندے کفر میں مبتلا
ہے۔ مرزا نے جس قسم کا دین ایجاد کیا اور ضلالت کی جو راہیں اختیار کیں وہ سب اسکی طبع زاد نہیں۔ اس نے اپنے زمانہ سے
قبل کے بے دینوں دجالوں سے بہت کچھ اخذ کیا۔ اور ان سب کا پس خوردہ جمع کرکے ایک دوکان لگائی۔ انہی میں سے
بہائی فرقہ بھی ہے۔ تو قادیانی سے بہائی ہو جانا ایک ہی سلسلہ کے کفریات میں گشت لگانا ہے۔ اب سب کی مکاری ختم
نبوت کے معنی متواتر کے انکار کو اپنا اصول بنانے سے چلتی ہے۔ ۸۴۵ھ میں جونپور میں ایک شخص ہوا جسکا نام میراں سید محمد